غزل

فراقؔ گورکھپوری

1896-1982

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

مری نظریں بھی ایسے قاتلوں کا جان و ایماں ہیں
نگاہیں ملتے ہی جو جان اور ایمان لیتے ہیں

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

جسے صورت بتاتے ہیں پتہ دیتی ہے سیرت کا
عبارت دیکھ کر جس طرح معنی جان لیتے ہیں

زمانہ واردات قلب سننے کو ترستا ہے
اسی سے تو سر آنکھوں پر مرا دیوان لیتے ہیں

فراقؔ اکثر بدل کر بھیس ملتا ہے کوئی کافر
کبھی ہم جان لیتے ہیں کبھی پہچان لیتے ہیں

بحر کا نام:

بحرِ ہزج مثمن سالم

ارکان:

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
-+-+-++	-+-+-++	-+-+-++	-+-+-++

ردیف:

لیتے ہیں

قافیہ/قوافی :

جان، پہچان، ایمان، تان، دیوان

Obaid Azam Azmi
www.azmi.in
27/10/2018